مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا
مسلمان کی تعریف
اور
مرتد کی سزا
مصنف
مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ
تخریج
حامد علی علیمی
شعبہ نشر و اشاعت
فدائیان ختم نبوت پاکستان
www.khatm-e-nabuwwat.com

مقدمہ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے اپنے حبیبِ مکرم خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآن کریم کو نازل کیا جس میں آنکھ والوں کے لیے ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ قرآن وسنّت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف اُمور واحکام کی "تعریف" بیان فرمائی ہیں، مثلاً "مؤمن"، "کلالہ" اور "دنیا" کی تعریف وغیرہ۔ مشہور حدیث میں حضرت جبریل امین علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان، اسلام اور احسان کی تعریف پوچھی، تو آپ علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے اِن سب کی جامع تعریفات ارشاد فرمائیں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعد کے زمانے میں مختلف قسم کے فتنے سر اٹھانے لگے، کوئی موزوں پر مسح کا انکار کر بیٹھا، تو کوئی شیخین (حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کی فضیلت کا منکر ٹھہرا، لہٰذا اُس وقت کے اکابرینِ اُمّت نے "اسلام ومسلمان" کی تعریف میں چند چیزوں کا اضافہ کیا تاکہ اُن فتنوں کا سدِباب ہوسکے۔

یاد رہے کہ جب کسی جگہ شعائرِ اسلام میں سے کسی چیز کا "انکار" کرکے اُس پر عمل کو ترک کیا جانے لگے، تو اگرچہ وہ چیز فی نفسہ فرض وواجب کے بجائے سُنت ہی کیونکہ نہ ہو، اُس کا اُس جگہ کیا جانا لازمی وضروری ہوجاتا ہے، مثلاً جب ایک زمانے میں موزوں پر مسح کا انکار کیا جانے لگا جو بشمول سیدنا علی بن ابی طالب، سترّ سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مرویات سے ثابت ہے، تو اُس وقت کے علماء ومشائخ نے یہ شرط رکھی کہ مسلمان وہ ہے جو "ایمانِ مفصل" میں مذکور اُمور پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ "موزوں پر مسح کو جائز سمجھتا ہو"۔ اسی طرح جب شیخین کریمین رضی اللہ

عنہما کی تمام صحابہ پر فضیلت کا انکار کیا جانے لگا تو اس شرط کا اضافہ کر دیا گیا کہ "وہ موزوں پر مسح کو جائز سمجھتا ہو اور شیخین کو فضیلت دیتا ہو"۔ (ملاحظہ ہو "فقہ اکبر" وغیرہ)

اسی طرح "مملکتِ خداداد پاکستان" کے قیام کے بعد جب منکرینِ ختم نبوت کے فتنے نے اس سرزمین پر سر اٹھایا تو علماء ومشائخ نے "آئینِ پاکستان" میں "مسلمان کی تعریف" کا مطالبہ کیا اور اس تعریف میں نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے اقرار کو لازمی قرار دیے جانے کا کہا تا کہ "منکرینِ ختم نبوت" کا سدِ باب ہو۔ چنانچہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے 15، اپریل 1972ء کو قومی اسمبلی میں "مسلمان کی تعریف" اور قادیانیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے کا مطالبہ کیا اور فرمایا کہ

"میں مسلمان کی تعریف کرونگا جو شخص اللہ تعالیٰ وحدانیت پر یقین رکھتا ہو اور حضور انور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا یقین رکھتا ہو وہ مسلمان ہے، لیکن مرزائی قادیانی غیر مسلم ہیں، اِس قسم کی تعریف اور پابندی اِس کے اندر موجود نہیں ہے"۔[1]

اس پر اُس وقت کے مذہبی اُمور کے ترجمان اور مرکزی کابینہ کے وزیر مولانا کوثر نیازی صاحب نے مولانا نورانی اور دیگر علماء کو چیلنج کیا کہ وہ سب مل کر مسلمان کی کوئی ایک تعریف پیش کریں، ہم انہیں وقت دینے کے لیے تیار ہیں، اگر اِن سب کا جواب ایک ہوا تو میں اسے ضرور مان لوں گا، مگر مجھے یقین ہے کہ ان کا جواب قطعاً ایک نہیں ہو گا۔[2]

---

1 کارروائی قومی اسمبلی، 15 اپریل، 1972ء، ص199، بحوالہ تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت، ص400۔

2 کارروائی قومی اسمبلی، 15 اپریل، 1972ء، ص140-142، بحوالہ تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت، ص402-403، ملخصاً۔

چنانچہ جمعیت علمائے پاکستان کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ نے یہ چیلنج قبول کیا۔ اس کے بعد جمعیت علماءِ پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس ہوا جس میں مسلمان کی جامع و مختصر تعریف تجویز کی گئی[3]۔ مولانا نورانی نے مفکرِ اسلام علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ سے **"مسلمان اور مرتد" کی تعریف لکھنے کو کہا**، جس پر مفتی صاحب نے ایک مختصر رسالہ **"مسلمان کی تعریف اور مرتد کی سزا"** تحریر فرمایا، جواب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کی طبعِ جدید کے محرک فدائیانِ ختمِ نبوت پاکستان (کراچی) کے ناظمِ اعلیٰ مولانا عمران الحق شیخ بنے جنہوں نے اس پر جدید تقاضوں کے مطابق حوالہ جات کی تخریج اور آئینِ پاکستان کی روشنی میں اس کی تحقیق کا کام کروایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے ساتھ کام کرنے والوں کو دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی حفاظت کرنے والوں کے غلاموں میں قبول فرمائے۔

آمین، بجاہ النبی الامین ﷺ

الراجی الیٰ لطف ربہ العمیمی
حامد علی علیمی

22، شعبان المعظم 1433ھ بمطابق 12 جولائی، 2012ء، کراچی

3۔ کار روائی قومی اسمبلی، 15 اپریل، 1972ء، ص 151-152، بحوالہ تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت، ص 404، ملخصًا۔